بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ہش | ۵ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۲۱ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹۔ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ہش حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔
سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو گزشتہ شب ۱۰۳ درجہ تک بخار رہا۔ آج درجہ حرارت ۱۰۲٫۵
ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو تاحال بخار کی شکایت ہے۔ جو آہستگی سے کمی کی طرف جا رہا ہے۔
علاج جاری ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ حضرت میر صاحب اپنے فرائض جلد ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

آج صبح کی نماز کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے محلہ دار الفضل کی مسجد
میں تقریر فرمائی جس میں موجودہ نازک اور پُرخطر ایام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی کتاب کشتی نوح کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ نیز عملی طور پر خدمت دین کرنے خصوصاً
تبلیغ احمدیت میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ آج بہت زور کی بارش ہوئی۔ مطلع ابھی ابر آلود ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔ ۵۔ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق جماعتوں کو ضروری ہدایات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ہش کے موقعہ پر جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ جو انتخاب نمائندگان کے متعلق ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرمائیں:۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں ہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکانات بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے؟ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی فہرستیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت ہی کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت ٹھنڈا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت اُن سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے؟ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے؟ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے؟ اس پر جو بھی کہہ دے۔ کہ میں فارغ ہوں۔ اُسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اُسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہرحال اُسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سُبکی ہوگی۔ اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا

ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے صرف اس لئے کہ وہ بڑ بولے تھے۔ یا معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں اگر جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائیگا۔ اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنےٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدے کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر سے باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے ٭

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے ٭

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دو نوع بیان کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑ بولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے۔ یا نہیں ایک فضول بات ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہونچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ جن کے اندر تقوےٰ وطہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے ٭

تحریک جدید کا چندہ برضا ورغبت ادا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"مال ودولت کا یہ حال ہے کہ اس میں نقصان ہوتا رہتا ہے۔ چور لے جاتے ہیں گھر میں کوئی بیمار ہو جاتا ہے۔ تو ڈاکٹروں اور دوائیوں پر بہت سا روپیہ اٹھ جاتا ہے۔ لیکن اگر اس مال کو دین کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اور برضا ورغبت خوشی سے قربانیاں کی جائیں۔ تو نتیجۃً انسان بہت نفع میں رہتا ہے۔ پرسوں ہی ایک دوست کا خط آیا۔ میں نے دیکھا کہ خط بہت اخلاص سے لکھا ہوا تھا۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں۔ کہ بشاشت سے چندے دو ہمیں وہ روحانی بشاشت کہاں حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہمیں پہلے کھانے کو مل جاتا ہے۔ پھر چندے دیتے ہیں۔ چندہ تو ان کا ہے جن کے پاس کھانے کو بھی نہیں ہوتا۔ مگر وہ چندہ بھیجتے ہیں۔ اصل بشاشت بھی ان کو حاصل ہے"

ہندوستان کی جماعتوں کے وہ احباب جو سال ہشتم کے وعدے اپنے امام کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد یاد ہوگا۔ کہ "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے" حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سال ہشتم کی تحریک کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ ۳۱ مارچ تک اپنا چندہ مرکز میں داخل کریں گے۔ وہ سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔ پس اس حق کو لینے کے لئے آپ ابھی سے مناسب ماحول پیدا کریں ایسا نہ ہو کہ آپ پہلی فہرست میں آنے سے رہ جائیں۔

بابو محمد حسن صاحب پنشنر جن کی پنشن ۹/۱۱/۱۳ ماہوار ہے۔ اور جن کا وعدہ ۲۹/۹ ہے۔ جو انکی قریباً ساڑھے چار ماہ کی آمد کے برابر ہے۔ انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا سال ہشتم کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ولادتِ مسیح بن باپ کا مسئلہ ہمارے عقائد میں شامل ہے

از سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام دونوں کی پیدائش خارق عادت طریق پر ہوئی تھی۔ اور اس پیدائش میں کوئی استبعاد (ناممکن بات) نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان دونوں قصوں کو ایک سورۃ میں اس لئے جمع کر دیا ہے۔ کہ تا ایک قصہ دوسرے کے لئے بطور گواہ ہو۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ابتدا کر کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ختم کیا تا خارق عادت امور میں سے چھوٹے کی طرف سے بڑے کی طرف انتقال ہو۔ یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش کے اس طریق میں راز یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کی پیدائش میں ایک عظیم الشان نشان رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہود نے میانہ روی اور راستی کو چھوڑ دیا تھا۔ ان کے اعمال یا اقوال اور اخلاق میں خباثت داخل ہو گئی تھی۔ ہر قسم کے فساد سے ان کے دل فاسد ہو گئے تھے۔ انہوں نے بغیر کسی حق کے محض دشمنی کی بنا پر انبیاء کو ایذا دی اور بے گناہوں کو قتل کیا۔ فسق اور ظلم میں حد سے تجاوز کر گئے۔ اور رب العباد کے حملہ سے نہ ڈرے۔ پس (جب) اللہ تعالےٰ نے دیکھا کہ ان کے دل سیاہ ہو گئے ہیں۔ ان کی طبائع سخت ہو گئی ہیں تاریکی (ان پر) چھا گئی ہے۔ راہ اعتدال ان سے پوشیدہ ہو گیا ہے۔ اور تصورات تباہ ہو گئے ہیں گویا کہ وہ سخت اندھیری رات ہے یا ناپید راستہ ہے۔ اور حدود سے تجاوز کر گئے ہیں۔ معبود کو بھول گئے ہیں۔ بیرونی دیوار کو پھاند گئے ہیں۔ رب الجزا کو بھول گئے ہیں اور ان کی حالت اس طرح ہو گئی ہے کہ اب ان میں سے کوئی نور باقی نہیں رہا۔ جو انہیں لغزش سے باز رکھ سکے۔ اور حق کی طرف رہنمائی کرے۔ اطوار کی اصلاح کرے۔ اور وہ بالکل اس مجذوم کی طرح ہو گئے ہیں۔ جس کے اعضا گل گئے ہوں۔ اور شکل مکروہ ہو گئی ہو۔ پس جب ان کی حالت اس حد تک پہونچ گئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان پر لعنت کی اور ان بدکاروں پر غضبناک ہوا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ ان کی قوم سے نبوت کی نعمت چھین لے۔ اور ان پر ذلت برسائے۔ اور عزت کی علامت ان سے چھین لے۔ کیونکہ اگر نبوت ان کی قوم میں باقی رہتی تو ان کی عزت کے لئے کافی ہوتی۔ اور اس حالت میں ممکن نہ ہوتا۔ کہ ان کی طرف ذلت کو منسوب کیا جاتا۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے نبوت عامہ کے سلسلہ کو حضرت عیسیٰ پر ختم کر دیا۔ تو جیسا کہ ظاہر ہے۔ یہود کے فخر سے کچھ کم نہ ہوتا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ کے لئے رجوع الی الدنیا مقدر کرتا۔ تو چونکہ وہ یہود میں سے تھے۔ اس لئے عزت اس قوم کی طرف واپس لوٹ آتی۔ اور ذلت کا امر منسوخ ہو جاتا۔ اور خدا تعالےٰ کا حکم باطل ہو جاتا۔ پس اس نے ارادہ کیا۔ کہ یہود کی جڑوں کو کاٹ دے۔ اور ان کی بنیادوں کو اکھیڑ دے۔ اور ان کی ذلت اور رسوائی کا فیصلہ کر دے۔ پس اس ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پہلا کام اس نے یہ کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ کو محض قدرۃ مجردہ سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ پس حضرت عیسےٰ ہمارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اور نبوت کے انتقال کے لئے بطور نشان تھے۔ کیونکہ آپ باپ کی جہت سے سلسلہ بنی اسرائیل میں سے نہ تھے۔ اور یحییٰ (علیہ السلام) (کی پیدائش) بھی انتقال نبوت پر دلیل تھی۔ مگر مخفی۔ کیونکہ حضرت یحییٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کے بشری قویٰ سے پیدا نہ ہوئے تھے۔ بلکہ ان کی پیدائش خدائے پاک کی قدرت سے ہوئی تھی۔ پس ان دو نبیوں کے بعد کہ جو اس طور سے پیدا ہوئے۔ یہود کے لئے اپنے سلسلہ نبوت میں نہ کوئی فخر کا مقام رہا۔ اور نہ تکبر کی گنجائش۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ تا اللہ تعالےٰ یہود پر اتمام حجت کرے اور ان کی لاف و گزاف کو ختم کر دے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے نبوت کو بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل کیا اور ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر انعام کیا۔ یہود سے وحی اور جبرئیل کو روک لیا۔ پس آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اب کوئی نبی یہود میں سے مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ چھینی ہوئی عزت کو ان کی طرف واپس لوٹایا جائے گا۔ اور یہ خدائے ودود کی طرف سے وعدہ ہے اور اسی طرح توراۃ، انجیل اور قرآن میں مرقوم ہے۔ پس حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کس طرح واپس آسکتے ہیں جبکہ تمام کتب الٰہیہ ان کے عدم رجوع کا فیصلہ کر چکی ہیں ....

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کے بعد نعمت نبوت کو یہود سے چھین لیا۔ پس اب یہ فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت میں یہود کی طرف ہرگز نہ لوٹے گی۔ پس حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کا بغیر باپ اور بغیر اولاد کے ہونا اس واقعہ پر دلیل تھی۔ اور اشارہ تھا۔ اس امر کی طرف کہ اب سلسلہ نبوت بنی اسرائیل سے منقطع ہو جائے گا۔ پس اب کوئی نیا یا پرانا نبی دور نبوت محمدیہ میں ہرگز یہود میں سے نہیں آئے گا یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے اور جس طرح اللہ تعالےٰ نے ان سے نبوت کو چھین لیا ہے۔ اسی طرح حکومت کو بھی ان سے لے لیا ہے۔ اور انہیں مردار کی طرح کر دیا ہے اور حضرت یحییٰ (علیہ السلام) کی پیدائش بشری قویٰ کے مس کے بغیر اور اسی طرح حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کا بھی بغیر باپ کے پیدا ہونا اس واقعہ کے لئے بطور علامت تھا۔

لیکن مسیح محمدی (علیہ السلام) کو دیکھو کہ اس کا باپ بھی ہے۔ اور اولاد بھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔ کہ یتزوج و یولد لہ وہ شادی بھی کرے گا۔ اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ اور یہ اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اب سلسلہ محمدیہ ہمیشہ رہے گا۔ اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب ہے۔ جو ان نشانوں پر غور نہیں کرتے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لئے بطور علامات تھے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور جہالت کی وجہ سے حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور اس بات کو سب جانتے ہیں کہ مریم (صدیقہ) نکاح سے پہلے ہی حاملہ پائی گئی تھیں۔ اور ان کے لئے مناسب بھی نہ تھا۔ کہ وہ اس عہد کی وجہ سے جو ان کی والدہ نے کیا تھا شادی کرتیں۔ پس اب اہل خرد کے نزدیک دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہا جائے۔ کہ حضرت عیسےٰ کلمۂ خداوندی سے پیدا ہوئے ہیں۔ یا پھر یہ کہا جائے۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ کی پیدائش حرام تھی۔ مگر یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے۔ کہ مریم (صدیقہ) کا حمل نکاح سے تھا۔ کیونکہ آپ کی والدہ نے خدا تعالےٰ سے عہد کیا ہوا تھا۔ کہ وہ مریم کو نکاح سے بے تعلق رکھے گی اور بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دے گی اور یہ عہد آپ نے اپنے حمل کے ایام میں کیا تھا۔ اور یہ وہ امر ہے جسے ہم قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھ رہے ہیں۔ پس تم حق اور کامیابی کی راہ کو ترک مت کرو۔

یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے۔ کہ جس کی عادت خارق عادت امر کو قبول نہ کرے اور اس کی فطرت تفصیل کی طلبگار ہو۔ مگر ہم تو خداوند تعالےٰ کی کمال قدرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ بلکہ اس امر کو بھی مانتے ہیں۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو درختوں کے پتوں سے حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) جیسے انسان پیدا کر دے اور کتنے ہی کیڑے زمین میں ہیں۔ کہ جن کا نہ کوئی باپ ہے نہ ماں۔ پس اے لوگو! حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کی پیدائش بغیر باپ میں تمہیں کونسا تعجب نظر آتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے پاس تو اس قدر عجائب ہیں۔ کہ عقلمندوں کی عقلیں وہاں دنگ ہیں۔ اور اس قدر عجیب و غریب امور ہیں۔ کہ فراست کی وہاں کچھ پیش نہیں جا سکتی بلکہ اس کی ہر مخلوق کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے ..... پس وہ لوگ جو اس کی قدرتوں کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو جیسا کہ اس کی شناخت کا حق ہے شناخت نہیں کیا اور بدر کامل کی موجودگی کے باوجود ظلمت میں بیٹھے ہیں۔ ... پس ان لوگوں پر تعجب ہے۔ کہ باوجود گمراہ ہونے کے لوگوں کے رہبر بنے پھرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے بے خوف ہو کر دلیروں کی طرح مہلک بیابانوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور اس شخص کی طرح انہوں نے اپنے آپ کو ہلاکت کے سپرد کر دیا ہے۔ جو جنگل میں یکہ و تنہا سرگردان پھر رہا ہو۔ پس چونکہ وہ مہلک قول سے باز نہیں آتے۔ اس لئے ہر قدم پر پھسلتے ہیں۔ اور ہلاکت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ مگر عوام الناس کی لیڈری کی طمع میں اپنے دلوں کو دلیر کر رہے ہیں۔ اور ظلمت کی جہالت انہیں ڈراتی ہے۔ مگر وہ ڈرتے نہیں اور نہ اس میں داخل ہونے سے باز آتے ہیں"۔ (ترجمہ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۷ تا ۶۹)

غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان حقائق پر غور فرمائیں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت با باپ قرار دے کر کونسی راہ اختیار کر رکھی ہے (خاکسار عبد الغفار مبلغ سلسلہ عالیہ۔ از لائلپور)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

جماعت کی تربیت کے متعلق

نبی کی بعثت کی علت غائی

دنیا میں انبیاء کی آمد کی غرض جہاں اعتقادات میں اصلاح کرنا ہوتی ہے۔ وہاں ان کی بعثت کی علت غائی اعمال میں اصلاح اور درستی بھی ہوتی ہے۔ وہ جذبہ وہ طاقت اور وہ انشراح صدر اور قوت جو انبیاء کے ذریعے اصلاح اعمال کے لئے قوموں کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اس دور افتادہ فلک میں جو تمام تہذیبوں اور مذاہب کے اثرات سے خالی۔ ہر قسم کی تعلیم سے کورا اور تمدن سے ناواقف تھا۔ اور تمام قسم کی جہالتوں۔ بداعمالیوں اور گمراہیوں میں غرق تھا۔ ایک غیر معمولی اور معجز نما تبدیلی عمل میں آئی۔ مخرب اخلاق اور ہر قسم کے گندوں میں لتھڑے ہوئے لوگوں کے اندر جو غیر معمولی انقلاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ آپ کے لائے ہوئے زندہ نشانات۔ برکات اور معجزات نے بہت ہی تھوڑے وقت میں پیدا کیا وہ آج بھی دنیا کی عقلوں کو حیران اور ان کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

وان آدم آخر الزمان حقیقتاً ھو نبیّنا صلعم والنسبۃ بینی و بینہ کنسبۃ من علم و تعلم والیہ اشار سبحانہ فی قولہ و اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم ففکر فی قولہ الاٰخرین وانزل اللہ علیّ فیض ھذا الرسول واتمہ واکملہ وجذب الی لطفہ وجودہ حتّی صار وجودی وجودہ فمن دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ سیدی خیر المرسلین۔ وھذا ھو معنی و اٰخرین منھم کما لا یخفی علی المتدبرین ومن فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی ومارای

دان نبینا صلعم کان آدم خاتمۃ الدنیا ومنتھی الایام۔ یعنی آخر زمانے کے آدم درحقیقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور میری نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ استاد اور شاگرد کی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قول و آخرین منھم لما یلحقوا بھم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس آخرین کے لفظ میں فکر کرو۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر اس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود آپ کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر مخفی نہیں۔ اور جو شخص مجھ میں اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ اور نہیں پہچانا۔ بے شک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے خاتمے کے آدم اور زمانہ کے دنوں کے منتہی تھے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں اس قدر فنا ہوئے۔ کہ آپ کے وجود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کسی قسم کی دوئی نہ رہی۔ اور اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت صحابہ کی جماعت کے ساتھ اس طرح مل گئی۔ گویا کہ وہ انہی کا حصہ ہے۔ اگرچہ وقت کا فاصلہ دونوں جماعتوں کو زمانہ کے لحاظ سے دو مختلف وقتوں میں دنیا میں قائم کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آمد کی اغراض میں سے ایک اہم غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ آپ اس لئے دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ کہ "دنیا کو علمی سچائی کی طرف کھینچا جائے۔ اور نیز یہ کہ وہ خاص کشش سے ایسے طور سے کھینچ جائیں۔ کہ ان امور کی بجا آوری میں ان کو ایک قوت حاصل ہو" (ریویو آف ریلیجز۔ جلد اول صفحہ ۳)

پھر حضور اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔" (لیکچر اسلام صفحہ ۴۴)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی غرض یہ ہے۔ اور اسی وجہ سے کہ جماعت احمدیہ آپ کے مشن کو ہی دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی۔ آپ کی جماعت کی غرض یہ ہے) کہ دنیا کو علمی سچائیوں کی طرف کھینچا جائے۔ اور ان امور کی بجا آوری میں ایک خاموش کشش ان کے اندر ایسے رنگ میں پیدا کی جائے۔ کہ وہ ایک قوت محسوس کریں۔ اور ضعف ایمان جو اس وقت قوموں کا خاصہ ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہر قوم کی عملی حالت میں سخت کمزوری واقعہ ہو چکی ہے۔ اور ان کے اخلاق فاضلہ بگڑ چکے ہیں۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی پڑ چکی ہے۔ اس کو حق الیقین کے ساتھ بدل دیا جائے اور اپنے عملی نمونہ سے یعنی دعاؤں کی استجابت کے نشانوں کے ساتھ اور الہام اور کلام الٰہی کے معجزات کے ذریعہ اور اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ کا مظہر بن کر اس کدورت کو دور کر دیا جائے۔ جو خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان واقع ہو چکی ہے۔

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ذریعہ ایک انقلاب عملی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق حضور اپنے ایک اشتہار میں اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائینگے ۔ ۔ ۔ ۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ۔ ۔ ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالےٰ کے علم اور ارادہ میں بھی بدبخت ازلی ہے۔ جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں۔ کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو۔ تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔" (تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۲۲)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ سے عملی دنیا میں گندے دل اور گناہوں کو مٹا کر پاکیزگی تقوے طہارت کا قائم ہونا مقدر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت کے مختلف طبقات نے اس امر میں پوری توجہ نہیں کی۔ اور اس تغیر کے پیدا کرنے کے لئے جس قسم کی متواتر جدوجہد اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کو بھی اختیار نہیں کیا۔

کارکنوں کی کوتاہی

بوجہ نظارت تعلیم و تربیت۔ کا ایک کارکن ہونے کے مجھے اس امر کا تجربہ ہے کہ ہماری بعض جماعتوں کے افراد اور عہدہ دار صاحبان نے باوجود بار بار توجہ دلانے کے اس امر کیطرف قطعاً توجہ نہیں کی۔ اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت جو اپنی اپنی جماعت میں تربیت اور تعلیم کی نگرانی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ خود بار بار توجہ دلائے جانے کے محتاج ہیں۔ متعدد بار اس امر کے اعلانات کئے گئے کہ دوست تعلیم و تربیت کے کام کے لئے اپنے اوقات وقف کریں لیکن ایک دوست نے بھی اس بارہ میں اپنے آپکو پیش نہیں کیا۔ حالانکہ جماعت کے سمجھدار طبقہ اور علم دوست احباب کا فرض تھا کہ اس موقعہ پر نظارت تعلیم و تربیت کے ساتھ تعاون کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دوستوں نے اس امر کی اہمیت کو بالکل محسوس نہیں کیا کہ ان پر بوجہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا ایک سمجھدار یا عالم فرد ہونے کی حیثیت سے بہت بھاری فرائض عائد ہوتے ہیں،

اور جماعت کی تربیت کا کام۔ ایک مستقل جدوجہد گہرا غور اور ہر وقت کی نگرانی چاہتا ہے۔ اس امر کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی خصوصیت کے ساتھ جماعت کے تمام طبقات کو فرما چکے ہیں۔ لیکن اس علم کی بناء پر جو نظارت تعلیم میں تربیت کا کام کرنے کی وجہ سے مجھے حاصل ہے میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتا۔ کہ جماعت کے دوستوں نے ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور کے اپنے الفاظ میں (کہ ان سے زیادہ مؤثر اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں) جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران اور سمجھدار دوستوں اور علماء کی آگاہی اور عمل کے لئے توجہ دلاؤں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا ارشاد

تمام جماعت کو مخاطب کر کے حضور فرماتے ہیں۔ "جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں۔ تو عملی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جو ہے۔ وہ غیر تو غیر اپنی جماعت میں بھی ابھی تک پوری طرح قائم نہیں ہوئی؟ لفظی طور پر قربانی کا دعویٰ بہت سے لوگ کر بیٹھیں گے۔ لیکن عملی طور پر ان چیزوں کا اقرار کرنے والے اور اپنے عمل سے ثبوت دینے والے بہت کم لوگ نظر آتے ہیں۔ حالانکہ جب تک ہم اس بات میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ دنیا کے سامنے نمایاں نتیجہ پیش نہیں کر سکتے۔ نمایاں نتیجہ دنیا کے سامنے اسی صورت میں ہم پیش کر سکتے ہیں جب عملی زندگی میں بھی ہم اپنے آپ کو اسی دور میں لے جائیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے دنیا میں جاری ہوا۔ جب ہماری شکلوں اور صورتوں کو دیکھ کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا زمانہ یاد آ جائے۔ اور تبھی دنیا کے لوگ عملی زندگی میں ہماری نقل کریں گے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے۔ کہ عقائد میں وہ ہماری نقل کر رہے ہیں۔ اور عمل میں ہم ان کی نقل کر رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسی بات ہو جس پر جماعت بحیثیت جماعت قائم ہو۔

درحقیقت ہمارے لئے وہی خوشی کا دن ہو گا۔ جب ہمارا عقیدہ اور عمل دونو اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے موافق ہونگے کیونکہ عقیدہ بغیر عمل کے کچھ نہیں۔ جیسے عمل بغیر عقیدہ کے کچھ نہیں (اعمال صالحہ)

احمدی علماء اور واعظین کی ذمہ واری

حضور عمل کے میدان میں جماعت کی کمزوری کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے علماء و واعظین سلسلہ کے متعلق فرماتے ہیں "لیکن باوجود اس ایمان کے۔ اور باوجود تازہ اور زندہ معجزات کے پھر کیوں ہماری جماعت کے اعمال میں کمزوری ہے۔ اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کے علماء اور واعظین نے ان چیزوں (حضرت مسیح موعودؑ کے نشانات و معجزات) کے پھیلانے کی طرف اب تک توجہ نہیں کی" "تم کبھی نہیں دیکھو گے کہ انہوں نے جماعت کے سامنے احمدیت کی صحیح تعلیم پیش کرنے کی کوشش کی ہو۔ پس جب تک اس طرف ہماری جماعت کے علماء توجہ نہیں کرتے۔ اور اس امر کی طرف ویسی ہی توجہ نہیں کرتے جیسی توجہ انہیں کرنی چاہیئے۔ اس وقت تک جماعت کا وہ طبقہ جو قوت ارادی کی کمزوری کی وجہ سے عملی اصلاح نہیں کر سکتا۔ ڈبکیاں کھاتا رہے گا" "غرض اصل مضامین جن کی طرف ہمارے مبلغین کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی سب سے اہم ذمہ واری علماء پر عائد ہوتی ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم کے بعد اور کوئی ایسا عالم نہیں نکلا جس نے اس ذمہ واری کو پوری طرح سمجھا ہو۔ مگر ہمارے علماء کی توجہ اس وقت غیر احمدیوں کی طرف ہے اپنی جماعت کی طرف نہیں۔ اپنی جماعت کے متعلق غالباً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چاہے ڈوبے مرے۔ ہمیں اس سے کیا کام۔" "پس پیشتر اس کے کہ تحریک جدید کا دوسرا حصہ آئے میں علماء سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ ان لائنوں پر جماعت کو تیار کرنے کی کوشش کریں گے"

علم اور فہم رکھنے والے اصحاب کا فرض

جماعت کے دوسرے صاحب علم و فہم احباب کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "اصلاح اعمال کے متعلق اپنے خطبات کو موجودہ صورت میں ختم کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے بتایا ہے کہ اس مضمون کے زیادہ تر حصے ایسے ہیں جو تحریک جدید کے دوسرے حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا اسوقت بیان کرنا مناسب ہے۔ لیکن اس سے پہلے ہماری جماعت کے علماء لوگوں کو تیار کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی جن کو خدا تعالے نے علم و فہم بخشا ہے۔ اور وہ خدا تعالے کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ اور الٰہی محبت حاصل کرنے کی خواہش اپنے قلوب میں پاتے ہیں۔ لوگوں کو اس رنگ میں تیار کر سکتے ہیں۔ اور ان کے اعمال کی اصلاح میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور میرے کام میں سہولت پیدا کر کے خدا تعالے کی نظر میں خلیفہ وقت کے نائب قرار پا سکتے ہیں"

پس میں حضور کے ان ارشادات کو پیش کرنے کے بعد احباب کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ وہ حسب ارشاد مندرجہ بالا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثیل ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کی ذمہ واریاں نہایت اہم ہیں۔ اور وہ زیادہ توجہ اور متواتر جدوجہد چاہتی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء عالی کے ماتحت اس طرف کما حقہٗ توجہ کرنے کی توفیق دے۔

شیخ یوسف علی بی۔ اے کارکن نظارت تعلیم و تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا سالانہ ٹرپ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا چوتھی سہ ماہی اور سالانہ مشترکہ ٹرپ ۱۵ ماہ تبلیغ بروز اتوار دریائے راوی پر بارہ دری میں منایا گیا۔ جس میں صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری و ملک عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم مال مجلس مرکزیہ اور چوہدری دل محمد صاحب مولوی فاضل بھی شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ سونگھنا، چکھنا۔ بینائی اور بلند آواز کے علاوہ کبڈی۔ رسہ کشی۔ گولہ اندازی۔ نیزہ بازی۔ کلائی پکڑنا۔ لمبی چھلانگ وغیرہ کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا۔ کھیلوں کے بعد سیکرٹری مقامی نے سال گزشتہ کے کام میں اول رہنے والے حلقہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور صدر محترم نے انعامات تقسیم کئے۔ حلقہ ہائے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں سے سال بھر میں بہترین کام کرنیوالے حلقہ سول لائن کو سالانہ انعامی جھنڈا دیا گیا۔ نیز چوتھی سہ ماہی کے کام میں اول رہنے والے حلقہ سول لائن کو سہ ماہی انعامی جھنڈا بھی دیا گیا۔ چوتھی سہ ماہی چست اور بہترین کام کرنیوالے رکن میاں وحید الدین صاحب کو انعام دیا گیا۔ چوتھی سہ ماہی کے دوران میں سزا کو بخوشی قبول کرنیوالے رکن میاں غلام محمد صاحب ثالث کو بھی انعام دیا گیا۔ کھیلوں میں اول و دوئم رہنے والے تمام اراکین کو انعامات دیئے گئے (کھیلوں کے دوران میں صدر محترم نے میاں مجید احمد صاحب سے کلائی پکڑی۔ یہ نظارہ دیکھنے کے قابل تھا)

تقسیم انعامات کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کھیلوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا۔ کہ خدا تعالے نے قرآن مجید میں کھیلوں کے متعلق ایک اصولی امر بیان کیا ہے۔ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہٖ (اعراف) کہ کہہ وہ زینتیں جو خدا تعالے نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کیں کس نے حرام قرار دی ہیں۔ حالانکہ خدا تعالے نے انکو اس لئے بنایا ہے کہ تم انکو بطور زینت اختیار کرو۔ ان مختلف الانواع زینتوں میں مضبوط جسم۔ توانا جسم اور چست جسم بھی انسان کیلئے قابل فخر زینت ہے۔ ایک مضبوط ہاتھ۔ ایک مضبوط ٹانگ۔ ایک مضبوط جسم انسان کا بہترین زیور ہے۔ جس سے تم اپنی حفاظت و ضروریات زندگی مہیا کرنے کے علاوہ خلق خدا کی خدمت بھی کر سکتے ہو۔ آخر پر آپ نے فرمایا کہ (مندرجہ بالا آیت سے ظاہر ہے) کھیلیں نہ صرف جائز ہیں بلکہ ضروری اور لازمی ہیں۔ تم کھیلتے وقت یہ خیال کر لیا کرو کہ ہم یہ کام نہ صرف اپنے فائدہ کے لئے کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم خلق خدا کی خدمت کرنیکی خاطر کھیلوں کے ذریعہ اپنی قوتوں کو بڑھا رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم کھیلوں کی شکل میں خدا تعالے کی پیدا شدہ زینتوں کو اختیار کر کے اس کے شکر گذار بندے بن رہے ہیں۔

صدر محترم نے دعا کے ساتھ ٹرپ کا پروگرام ختم کیا۔ آپ محض ٹرپ میں شمولیت کی خاطر قادیان سے کار پر تشریف لائے۔ اور دریا سے چھ بجے شام سیدھے قادیان روانہ ہو گئے۔ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے صدر محترم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسقدر کرم فرمائی سے کام لیا۔ اور ٹرپ میں شمولیت فرما کر ہمیں گونہ انبساط اور خوشی اور مسرت سے معمور کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہم مجلس مرکزیہ کے عہدیداران اور جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی عہدیداران کا بھی شکریہ

اردو ہفتہ تمام ہندوستان میں منایا جائیگا

مجلس انتظامیہ انجمن ضیاء الادب دہلی نے حسب سابق طے کیا ہے کہ ماہ مارچ میں اردو ہفتہ منایا جائے۔ جس میں تقاریر۔ مقالے۔ مباحثے۔ مشاعرے۔ مقابلہ۔ بیت گوئی۔ اور لطیفہ کانفرنس کے ذریعہ اردو کے مختلف دلچسپ پہلو پیش کئے جائیں۔ لہٰذا جملہ ادبی اداروں اور بہی خواہان اردو سے استدعا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے شہر میں اس قسم کی مجالس منعقد کریں۔ نیز پروگرام کے سلسلہ میں اپنے قیمتی مشورے جلد از جلد عنایت کرتے ہوئے پروگرام سب کمیٹی کی سہولیت کا باعث ہوں۔

ناظم اعزازی انجمن ضیاء الادب لائبریری روڈ دہلی

رسالہ فرقان کے دوسرے نمبر کے مضامین

احباب کرام! مجلس رفقاء احمد کے زیر اہتمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ایک ماہوار رسالہ "فرقان" تین سال کے لئے جاری کیا گیا ہے جس کا مقصد پیغامی لٹریچر کے زہریلے اثر کو زائل کرنا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ جب کہ اس کی سالانہ قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ احباب نہ صرف خود بکثرت خریدار بنیں گے۔ بلکہ دوسروں کو بھی خریدار بنا کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ اس رسالہ کے شاندار مضامین کا اندازہ دوسرے نمبر کے مضامین کے عنوانوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:-

(۱) ختم نبوت کا صحیح مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں۔ (۲) خاتم النبیین کے معنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ارشاد۔ (۳) مولوی محمد علی صاحب کے قادیان چھوڑنے کا اصل سبب۔ (۴) الوصیۃ کو کس فریق نے پس پشت پھینکا۔ (۵) حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وصیت سے غیر مبایعین کی روگردانی۔ (۶) صدر انجمن احمدیہ کا قطعی فیصلہ ماننے سے غیر مبایعین کا انکار۔ (۷) غیر مبایعین کے تبلیغی مشنوں کی حقیقت۔ (۸) غیر مبایعین کا بے ثمر لٹریچر (۹) آیت وماکنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً کی تفسیر اور غیر مبایعین (۱۰) کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز غیر تشریعی نبوت کو بند مانتے ہیں؟ (۱۱) مقام عبرت۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے دو قول۔ (۱۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحریر فرمودہ احمدیہ عقائد۔ (۱۳) عرض نیاز شوق (نظم) از جناب قاضی اکمل صاحب۔ (۱۴) مرکز احمدیت کی عظمت اور لاہوری فریق۔ (۱۵) شذرات (غیر مبایعین کی تعداد۔ سواد اعظم کون ہے؟ احمدیوں کے دو فرقے۔ مولوی محمد علی صاحب کے تازہ متضاد بیانات)

ملک صلاح الدین مینیجر رسالہ فرقان قادیان

اسلامی روایات اور بھائی پرمانند جی

بھائی پرمانند جی ایم۔ اے مہاسبھائی ہندوؤں میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ بڑے محقق اور تاریخ دان سمجھے جاتے ہیں۔ اور اسی زعم میں وہ اسلام کے متعلق بھی خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جو کچھ لکھتے ہیں۔ وہ عموماً بے سروپا اور حقیقت سے دور ہوتا ہے ۱۹ فروری کے روزانہ اخبار "ہندو" میں بڑے وثوق کے ساتھ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ "مسلمانوں میں بھی گائے کو سب سے پوتر جانور مانا جاتا ہے۔ .... ان کی روایتوں کے مطابق حضرت موسیٰ بھی خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی قربانی دینے کو تیار ہو گیا تھا۔" مگر یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ نہ مسلمان گائے کو دوسرے جانوروں کے مقابلہ میں پوتر مانتے ہیں۔ اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹے کی قربانی دینے پر تیار ہوئے تھے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے۔

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرماویں۔ جو دوست ۸ مارچ ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہو۔ ہم ان کی خدمت میں ۹ مارچ کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار مینیجر

۱۴۶۸۵۔ چوہدری سردار احمد خانصاحب
۱۴۶۹۸۔ فضل الٰہی صاحب
۱۴۶۹۴۔ اللہ بخش صاحب
۱۴۷۰۰۔ محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸۔ بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۳۲ چوہدری یوسف علی خان صاحب
۱۴۷۳۹ چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۵۸۔ منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴۔ غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۰۔ شیخ عبد الرحیم صاحب
۱۴۷۸۳۔ غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۹ حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۱۔ چوہدری منظور حسین صاحب
۱۴۸۳۱ شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۳۴۔ مستری غلام رسول صاحب
۱۴۸۵۳۔ دی فرینڈز اینڈ کو
۱۴۸۷۶۔ عبد الحمید صاحب
۱۴۸۸۱۔ ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۹۳۔ ملک ہدایت اللہ خانصاحب
۱۴۸۹۵۔ ایم موسے رضا صاحب
۱۴۹۰۳۔ سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۱۴۔ ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۴۹۔ چوہدری فقیر اللہ خان صاحب
۱۴۹۶۰۔ الیس۔ ایم عمر صاحب
۱۴۹۸۴۔ عبد الکریم صاحب
۱۴۹۸۷۔ محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ شیخ غلام علی صاحب
۱۵۰۲۴۔ ڈاکٹر غیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹۔ محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵۔ بسمل صاحب
۱۵۰۶۹۔ چراغ دین صاحب
۱۵۱۰۳۔ ملک میر احمد صاحب
۱۵۰۹۷۔ میاں ایوب شاہ صاحب
۱۵۱۱۰۔ ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۶۔ منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۴۷۔ فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰۔ غلام رسول صاحب
۱۵۱۹۳۔ میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷۔ مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸۔ چوہدری عبد المالک صاحب
۱۵۲۰۹۔ خواجہ عبد العزیز صاحب
۱۵۲۱۷۔ چوہدری رحیم بخش صاحب
۱۵۲۲۹۔ میاں لعل دین صاحب
۱۵۲۳۰۔ سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۵۱ حکیم عبد الجلیل صاحب
۱۵۲۵۵۔ مسٹر محمد منظور احمد خان صاحب
۱۵۲۷۹۔ بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۵۔ قریشی شجاع اللہ صاحب
۱۵۲۸۸۔ فضل محمد صاحب
۱۵۲۹۷۔ اہلیہ نیاز احمد صاحب
۱۵۳۰۴۔ صفدر جنگ ہمایوں صاحب
۱۵۳۲۲۔ مراد بخش صاحب
۱۵۳۳۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۴۱۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۵۳۶۱۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۴۲۴۔ محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۸۔ بابو عبد الرؤف صاحب
۱۵۴۵۰۔ محمد عبد اللہ خانصاحب
۱۵۴۷۰۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب
۱۵۴۸۸۔ صوبیدار حبیب اللہ خان صاحب
۱۵۴۹۹۔ محمد سعید کلیم صاحب
۱۵۵۰۰۔ بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۱۳۔ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب
۱۵۵۲۵۔ عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ
۱۵۵۴۸۔ منشی نذر محمد صاحب
۱۵۵۵۵۔ چوہدری سراج الدین صاحب
۱۵۵۶۷۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۷۰۔ مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۳۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۵۸۰۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۵۹۰۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۵۹۷۔ چوہدری مقصود علی صاحب
۱۵۵۹۸۔ ماسٹر محمد حسن صاحب
۱۵۶۰۸۔ نعیم اللہ صاحب
۱۵۶۱۵۔ عبد السلام صاحب
۱۵۶۳۲ سید مسعود احمد صاحب
۱۵۶۳۵۔ محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۶۔ چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۵۶۴۳۔ مولوی عبد الکریم صاحب
۱۵۶۴۶۔ محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۵۰۔ مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱۔ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۸۔ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۵۶۵۹۔ محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۱۔ سردار کریم نواز صاحب
۱۵۶۶۵۔ الیس۔ ایف فیضی صاحب
۱۵۶۶۹۔ ڈاکٹر ایم دین احمد صاحب
۱۵۶۷۰۔ حکیم احمد حسن صاحب

۱۵۷۰۶ - چودہری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۳ - ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمٰن صاحب
۱۵۷۳۶ - ملک عبدالمجید خانصاحب
۱۵۷۴۲ - اے - آر - پاپا صاحب
۱۵۷۵۵ - شیخ ظفر حسن صاحب
۱۵۷۵۹ - شیخ رشید احمد صاحب
۱۵۷۶۰ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۶۹ - بی احمد شریف صاحب
۱۵۷۷۲ - احسن بیگ صاحب
۱۵۷۸۹ - مرزا عبداللطیف صاحب
۱۵۷۹۰ - بشیر احمد خانصاحب
۱۵۷۹۹ - خان عیسےٰ جان صاحب
۱۵۸۰۰ - خواجہ عنایت اللہ صاحب

۱۵۸۰۹ - ملک محمد عبداللہ صاحب
۱۵۸۱۳ - مولوی احمد خانصاحب
۱۵۸۱۵ - میرزکاء اللہ صاحب
۱۵۸۱۷ - کیپٹن جی - اے احمدی
۱۵۸۱۹ - عبدالمجید خانصاحب
۱۵۸۲۳ - ماسٹر رحمت اللہ صاحب
۱۵۸۲۵ - سید عابد حسین صاحب
۱۵۸۳۳ - ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب
۱۵۸۳۵ - ایم عظیم خانصاحب
۱۵۸۳۷ - سیٹھ کریم بھائی صاحب
۱۵۸۴۰ - حشمت علی صاحب
۱۵۸۴۲ - ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب
۱۵۸۴۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۵۸۶۰ - صلاح الدین صاحب
۱۵۸۶۱ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب

۱۵۸۶۲ - محمد اشرف صاحب
۱۵۸۷۴ - ایچ - ایم مرغوب اللہ صاحب
۱۵۸۷۵ - چودہری محمد نواز صاحب
۱۵۸۸۰ - بابو محمد افضل خانصاحب
۱۵۸۸۱ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۸۸۲ - حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی
۱۵۸۸۹ - نور احمد خانصاحب
۱۵۸۹۰ - مولوی واحد بخش صاحب
۱۵۸۹۵ - مسٹر شکیل احمد صاحب
۱۵۸۹۶ - چودہری حفیظ احمد صاحب
۱۵۸۹۷ - جماعت احمدیہ شاہپور
۱۵۸۹۸ - منتظم صاحب لائبریری احمدآباد
۱۵۸۹۹ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۵۹۰۰ - خواجہ محمد شریف صاحب
۱۵۹۰۷ - چودہری بشیر احمد صاحب

۱۵۹۱۰ - شیخ عبدالرحمٰن صاحب
ب ۱۵۹۱۱ - بابو ثناء اللہ صاحب
ب ۱۵۹۱۲ - میاں عزیز محمد صاحب
۱۵۹۱۹ - قریشی غلام محمد صاحب
۱۵۹۲۱ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۵۹۲۴ - فیض احمد صاحب
۱۵۹۲۸ - فقیر محمد صاحب
۱۵۹۳۰ - شیخ ایم - یو انور صاحب
۱۵۹۳۶ - فتح محمد احمد صاحب
۱۵۹۴۰ - محمد خورشید احمد صاحب
۱۵۹۴۲ - محمد رفیق صاحب
۱۵۹۴۵ - چودہری ثناء اللہ صاحب
۱۵۹۵۳ - میر اللہ بخش صاحب
۱۵۹۵۵ - قاضی عبدالقادر صاحب
۱۵۹۵۷ - چودہری عبداللہ خانصاحب

۱۵۹۶۱ - آر - اے ملک صاحب
۱۵۹۶۹ - محمد ہاشم خانصاحب
۱۵۹۷۲ - ماسٹر امیر عالم صاحب
۱۵۹۷۳ - چودہری محمد عبداللہ صاحب
۱۵۹۷۴ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۷۸ - محمد عبداللہ صاحب

۱۵۹۷۹ - سید غلام ابراہیم صاحب
۱۵۹۹۳ - خان بہادر ممتاز حسین صاحب
۱۵۹۹۶ - ملک سعادت احمد صاحب
۱۵۹۹۹ - چودہری بشیر احمد صاحب
۱۶۰۰۷ - مولوی منظور احمد صاحب۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس اور دوسرے دفاتر میں ۱۹ عارضی کلرکوں کی آسامیوں (گریڈ ۳۰ - ۲½ - ۵۰ - ۲ - ۶۰) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں علاوہ ازیں مستقل نام آئیندہ خالی ہونے والی اسامیوں کو پُر کرنے کیلئے منتخب کر کے "فہرست انتظاریہ" پر رکھے جائیں گے یہ فہرست انتظاریہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء کو ازادی جائیگی - عمر ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو میٹرکولیٹ کی صورت میں اٹھارہ سے پچیس سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کی صورت میں تئیس سال ہونی چاہئے۔ تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان ہے سابق فوجی آدمیوں (جنہیں ریزرو فوج کے لوگ شامل نہیں) کے لئے جو چالیس سال سے کم عمر کے ہوں اور جن کے پاس سپیشل آرمی سرٹیفکیٹ (برٹش اور انڈین آرمی) یا فسٹ کلاس انگلش معہ فسٹ کلاس اردو (انڈین آرمی) سرٹیفکیٹ یا سیکنڈ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہو - کو بھی زیر غور لایا جائیگا - درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۱ر مارچ سنہ ۱۹۴۲ء ہے مکمل تفصیلات جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں جس پر ٹکٹ لگا ہوا ہو لیکن اس میں کوئی خط نہ ہو) اور جلی حروف میں درخواست کنندہ کا ایڈریس درج ہو - اسکے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ بھی لکھنے چاہئیں۔ "Vacancies for Clerks"

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم مارچ ۱۹۴۲ء سے بعض رعایتیں جو مفصلہ ذیل ہیں ملتوی کر کے عارضی طور پر واپس لے لی جائینگی - اس ضمن میں مفصل معلومات نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن ماسٹروں سے یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے حاصل کی جاسکتی ہیں "رعایتیں برائے :-

پیشہ ور تفریحی کمپنیاں سینما پروڈکشن کمپنیاں - کرکٹ - فٹ بال - ہاکی - والی بال اور دوسری سپورٹس ایتھلیٹکٹ ٹیمیں - پولو ٹیمیں - پگ سٹکنگ پارٹیاں - گھوڑے اور خچریں دوڑوں اور مقابلوں کیلئے - نمائش کیلئے - اگزبٹس - طلباء جو وائی - ایم - سی - اے کی گرمائی کانفرنسوں میں شامل ہوتے ہیں - کرسمس - نوروز اور ایسٹر کی چھٹیوں کی رعایتیں - کمرشیل ٹریولرز - لگیج اور نمونہ جات اور شکار کے متعلق فوکس ہاؤنڈز۔

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۔ ۱۸ر فروری۔ فوجی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن نے دریائے بلین پر ہماری فوجوں کے بائیں بازو پر حملہ کر دیا۔ اور دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ دن کے وقت لڑائی سارے مورچہ پر پھیل گئی تھاٹن سے دشمن اپنی فوجوں کو میدان جنگ میں لے گیا ہے۔ دشمن کی تھوڑی سی فوج دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ تمام رات لڑائی ہوتی رہی۔ ہماری فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ جاپانی فوجوں کا اجتماع ہند چینی کی شمالی سرحد پر ہو رہا ہے۔

دہلی ۔ ۱۸ر فروری۔ آج کمانڈر انچیف ہند نے کونسل آف سٹیٹ میں جنگ کی صورت حال پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ جاپان کا بحری بیڑا ہندوستان کے سمندروں میں سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ برما میں ہماری فوجیں دشمن کے زبردست حملوں کا جان توڑ مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے نقصانات شدید ہیں اور حالات نازک ہیں۔ مگر گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ پیشتر اسکے کہ جنگ کا نقشہ پلٹے آپ کو اور بھی بری خبریں سننی پڑیں گی۔ ہمیں ہندوستان پر بحری اور فضائی حملوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

قاہرہ ۔ ۱۸ر فروری۔ سرکاری اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرل رومیل نے اپنے ان دستوں کو جو گذشتہ دنوں غزالہ سے پندرہ بیس میل مغرب کو بڑھ گئے تھے۔ پیچھے ہٹا لیا ہے۔ اور غالباً وہ واپس العقیلا تک جائیگا اسنے برطانوی فوجوں کو کافی مضبوط پاکر حملہ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اتحادی طیاروں نے ٹریپولی اور بن غازی پر بم باری کی۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینی فوجیں برما کے رستہ سیام میں داخل ہو گئی ہیں۔

سڈنی ۔ ۱۸ر فروری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر نے ایک بیان میں کہا کہ میری رائے میں جمہوری طاقتوں کی سب سے بڑی غلطی ان کا طریق مزاحمت ہے۔ لگاتار پیچھے ہٹتے جانے سے شکست کا امکان ہے۔

سڈنی ۔ ۱۸ر فروری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے وزیر رسل و رسائل نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور آسٹریلیا کے مابین ریڈیو اور ٹیلیفون کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ سرکاری منظوری سے ضروری براڈکاسٹ ہو سکیں گے۔

رنگون ۔ ۱۸ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برما میں اسوقت دو جاپانی ڈویژن جنگ میں مصروف ہیں اور ملایا سے بھی مزید فوجوں کو برما میں لایا جا رہا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ دشمن آبنائے ملاکا کے رستہ فوجوں سے بھرے ہوئے جہازوں کو گذار کر برما کے ساحل پر اتارنے کی کوشش کرے۔ ایک فوجی ترجمان نے بیان کیا ہے کہ جنوبی برما پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور رنگون کے لئے یقینی طور پر خطرہ ہے۔

واشنگٹن ۔ ۱۸ر فروری۔ آج امریکن ایوان نمائندگان کی فوجی اخراجات کی سب کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے میجر جنرل ولیم پائٹر نے کہا کہ ہمارے پاس یورپ سے براہ راست اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہٹلر نے یورپین محاذ پر زہریلی گیس استعمال کرنے کی تیاری وسیع پیمانہ پر کر لی ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ قانون قدرت کے عین مطابق ہے کہ تبدیلیوں کے بغیر چرچل گورنمنٹ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ جنگ کے دنوں میں کسی گورنمنٹ میں ردّ و بدل کی گنجائش کا نہ ہونا ناممکن ہے۔ ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ کیبنٹ میں تبدیلی کے لئے مسٹر چرچل نے خود شہادت مہیا کر دی ہے۔ ڈیلی میل نے لکھا ہے کہ نیا وزیر ہند مقرر کیا جائے اور اسے ہندوستان کا ڈیڈلاک دُور کرنے کے اختیارات دیکر وہاں بھیجا جائے۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ دار العوام میں بعض ممبروں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جنگی صورت حالات پر بحث کی جائے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ بحث اگلے ہفتے ہو۔ میں ابھی تیار نہیں۔ آپ نے کہا۔ تین جرمن جہازوں کے کامیاب فرار کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے اگر کسی افسر کی کوتاہی ثابت ہوئی تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ دار العوام میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ ڈیفنس منسٹر کا عہدہ مسٹر چرچل سے واپس لے لیا جائے اور کسی اور کے سپرد کیا جائے۔ مسٹر چرچل نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ دار العوام میں کہا گیا۔ کہ مارشل چیانگ کائی شیک اور پنڈت نہرو کو ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ کیا حکومت اس کے لئے تیار ہے۔ وزیر ہند نے کہا۔ "نہیں جناب"

لاہور ۔ ۱۸ر فروری۔ یہاں آٹے کی سخت قلت ہے۔ لوگ بیحد پریشان ہیں۔ سب ڈپو اور لنگر بند ہو گئے ہیں۔ کئی ہوٹل اور نانبائیوں کی دوکانیں بھی بند ہو چکی ہیں۔ شہر میں آٹے کا سٹاک ختم ہے اور باہر سے آ نہیں رہا۔ آج اس سلسلہ میں حکام اور بیوپاریوں میں کانفرنس بھی ہوئی۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملایا میں ۳۱ر فروری تک ۲۱۷۰ شہری ہلاک اور ۳۹۵۵ زخمی ہوئے۔ نیز ۱۱۵۰ یورپینوں میں سے ۵۰ ہلاک اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ پندرہ قید اور ۴۸ گم ہیں۔

بٹاویہ ۔ ۱۸ر فروری۔ بورنیو میں مکاسر کی لڑائی ختم ہو چکی ہے اور ڈچ فوجوں نے پیچھے ہٹ کر نئے مورچے سنبھال لئے ہیں۔

کلکتہ ۔ ۱۸ر فروری۔ آج یہاں مارشل چیانگ کائی شیک کے ساتھ گاندھی جی کی ملاقات ہوئی۔ جو ۴½ گھنٹے جاری رہی۔

دہلی ۔ ۱۸۔ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش کیا گیا۔ ۱۹۴۳ء-۱۹۴۲ء میں ۲۷ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ کی بچت ہو گی۔ ای، آئی، آر اور این، ڈبلیو، آر پریکم مئی سے مسافروں اور پارسلوں کا کرایہ بڑھا دیا گیا ہے۔ تیسرے درجہ کے کرایہ میں پانچ فیصدی اضافہ کر دیا گیا ہے اول درجہ کے کرایہ میں ۱½ سو سے تین سو میل تک چھ پائی فی میل سیکنڈ کلاس کے کرایہ میں ۳ پائی فی میل اور انٹر و تھرڈ کے کرایہ میں ۱½ پائی فی میل کا اضافہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۔ ۱۹ر فروری۔ برما میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۔ ۱۹ر فروری۔ آج آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر جاپانیوں نے پہلی دفعہ حملہ کیا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جاپانیوں نے بم گرائے جن سے کچھ جانی اور مالی نقصان ہوا۔ یہ بندرگاہ آبنائے سنڈا کے اڈے سے جس پر جاپانیوں کا قبضہ ہے چھ سو میل دُور ہے۔

دہلی ۔ ۱۹ر فروری۔ بمبئی کے لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو چاہیئے کم از کم ایک ہفتہ کے کھانے پینے کی چیزیں ہر وقت اپنے پاس رکھیں جو خراب نہ ہوں۔ تاکہ خطرہ کے وقت کھانے پینے کی چیزوں کے لئے بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے۔

دہلی ۔ ۱۸ر فروری۔ مرکزی اسمبلی کے ۳۴ غیر سرکاری ممبروں نے لیڈر آف دی ہاؤس سے مطالبہ کیا ہے کہ اسمبلی کا ایک خفیہ اجلاس ہندوستان کے ڈیفنس کے سوال پر تبادلۂ خیالات کیلئے منعقد کیا جائے

لاہور ۔ ۱۸ر فروری۔ پنجاب کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کے لئے یہ غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ حکومت اور بیوپاریوں میں سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ حکومت جو رعائتیں دے سکتی تھی دے چکی ہے۔ آج شہر میں بند دوکانوں پر نوٹس لگا دیئے گئے ہیں کہ تین روز کے اندر اپنی بکری کے نقشے پر کر کے بھیجدئے جائیں ورنہ ذمہ دار افسران اپنی مرضی سے ٹیکس لگا دیں گے۔

لنڈن ۔ ۱۸ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانی تجارتی جہازوں کے ایک قافلہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ مگر قافلہ سلامتی سے نکل آیا۔ صرف دو تجارتی جہاز ڈوبے اور ایک جنگی جہاز کو معمولی نقصان پہنچا۔ حملہ بحیرہ روم میں ہوا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی